Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۱۳۱	۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ✦ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ✦ ۱۸ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۰۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل بھی دن بھر بے ہوشی رہی۔ کمزوری بے انتہا ہو چکی ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت امام ابن جریر نے قرآنِ عظیم کی آیت

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ (الصف ع)

کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

یعنی دینِ اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔

(ابن جریر پارہ ۲۸ ص ۱۵۴ منقول از الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

جماعتِ احمدیہ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی مہم کو وسعت دینے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ قائم کیا ہے۔ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے ان تمام مخلصین سے جو اس فنڈ میں وعدے لکھوا چکے ہیں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کرتے چلے جائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کیلئے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے

برخلاف اس کے دُنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کے لئے لعنت کا موجب بن جاتی ہے

"خدا تعالیٰ کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اِس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے۔ اِدھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور اِسی لئے انسان ان پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہ جاتے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی۔

بعض دُنیادار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی۔ دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دُنیا دار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اس کی لعنت کا موجب بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مصیبت پڑی مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسی جیسی وہ بڑھتی جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ دَور گو جلدی ختم ہو گیا یعنی حضرت معاویہ تک ہی رہا مگر نہ وہ رہے نہ یہ۔ ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام بھی ندارد۔ کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا تعالیٰ نے اس کی کیا شان بنائی ہے۔ مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلادِ اسلامیہ پھیلے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو صحابہؓ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ عروج ہو گا تو مثل غلاموں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو جاتے۔"

(البدر یکم مئی ۱۹۰۳ء)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ ہجرت ۱۳۵۶ش
۱۸ مئی ۱۹۷۷ء

ایک بدیہی حقیقت اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ یہ وسیع و عریض کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام اُسی کا پیدا کردہ ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز اُس کے تابع فرمان ہے اور وہ اس پر تصرفِ تام رکھتا ہے اور اس میں اُسی کا حکم چلتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیات:-

"اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ" (یونس آیت ۴)

"يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" (سورۃ الجمعۃ آیت ۲)

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ" (الانعام آیت ۵۸)

اور اسی مضمون کی متعدد دوسری آیات سے ظاہر ہے۔

جب یہ کائنات اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ ہے۔ اس کی ہر چیز اُسی کے تابع فرمان ہے۔ وہی اس پر تصرفِ تام رکھتا ہے اور اس میں اُسی کا حکم چلتا ہے تو پھر یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اس کرۂ ارض پر جو کچھ بھی رونما ہوتا ہے وہ اسی کے ارادے، فیصلے اور حکم سے ہوتا ہے۔ اتفاقی یا حادثاتی طور پر کوئی چیز بھی رونما نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ وہی کچھ ظہور میں آتا ہے جس کے ظہور پذیر ہونے کا خدا تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے اور پھر جسے وہ کُنْ فَیَکُوْن کے ذریعہ اپنی قدرت کاملہ سے منصۂ شہود پر لاتا ہے۔ اسی لئے افراد یا قوموں کو مختلف اوقات یا زمانوں میں جن حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یعنی مشکلات و مصائب، تنزل و ادبار یا تعمیر و ترقی اور عروج و اقبال کے جن ادوار سے ان کا واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کا ارادہ فیصلہ اور حکم کارفرما ہوتا ہے اور یہ سب اس کے دستِ قدرت کا ہی کرشمہ ہوتا ہے لیکن اس کا ارادہ اور فیصلہ بلاوجہ، بلا سبب اور بلا حکمت نہیں ہوتا کیونکہ وہ قادر و عزیز ہی نہیں بلکہ الحکیم بھی ہے۔

اگر وہ بعض افراد یا اقوام کو ترقیات عطا کرتا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی غرض اور حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے اور پھر ان افراد یا اقوام کی اہلیت و استعداد اور محنت کا بھی اس میں ایک حد تک دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ بعض افراد یا اقوام کو مصائب و آلام سے دوچار کرتا ہے تو بلاوجہ ایسا نہیں کرتا۔ جہاں اس میں اس کی کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے وہاں اس میں بعض اوقات ان افراد یا اقوام کے اپنے اعمال اور کرتوتوں کا بھی دخل ہوتا ہے یعنی ایسے لوگ جو بوتے ہیں آگے چل کر وہی کاٹتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ پیش آنے والے مصائب و آلام کے خود ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ گو حکم خدا کا ہی چل رہا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے حکم کو بلاوجہ اور بلا حکمت نافذ نہیں کرتا بلکہ افراد اور اقوام دونوں کے اپنے افعال و اعمال اور روش کا بھی وہ محاسبہ کرتا ہے اور پھر ان کے حق میں یا خلاف اس کے مطابق ہی فیصلہ صادر کرتا ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی رونما ہوتا ہے وہ ہوتا خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن سے ہی ہے۔ آپ ہی آپ یا از خود کچھ بھی ظہور میں نہیں آتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

جب ہر آفت کا پیدا ہونا اور پیدا شدہ آفت کا دور ہونا خدائے قادر و توانا کے حکم پر موقوف ہے اور اپنا حکم وہ افراد اور قوموں کے نیتوں، ارادوں اور اعمال و افعال کے محاسبہ کے بعد اپنی وراء الوراء حکمتوں کے ماتحت نافذ کرتا ہے تو پھر کوئی شخص بھی خدائی حکم کے ماتحت وارد ہونے والی مصیبت کو محض اپنی کوشش، تدبیر اور چالاکی سے دور نہیں کر سکتا۔ اس کے دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ اپنے اعمال و افعال کی اصلاح کر کے خدا تعالیٰ کے حضور التجا کی جائے کہ وہ آسمان سے رحم نازل فرمائے اور اپنے فضل سے نازل شدہ مصیبت کو دور کر دکھائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ مصائب و آفات سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلی کریں اور کوشش کریں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ راضی رہے۔ وہ اس سے اپنا تعلق استوار کریں تا وہ ان پر رجوع برحمت ہو اور اپنے فضل سے پیدا شدہ مصائب کو دور کر دے اور آئندہ ان سے محفوظ رکھے۔ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔

ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے .... سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امنِ عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات

(مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سیرالیون)

(۲)

یہ مقصد یعنی قیامِ امن حاصل ہو گا توحید کے قیام اور پھر سب دنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنے سے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں :-

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۸۲)

یعنی میرے دل کا امن ان بتوں کو دیکھ کر کس طرح برباد ہو جائے جن کو تم خدائے واحد کا شریک قرار دے رہے ہو۔ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا حالانکہ تم اپنے دلوں میں جھوٹے طور پر مطمئن ہو خطرہ تمہارے اردگرد ہے۔ پس اگر تم عدمِ علم اور جہالت کے باوجود مطمئن ہو اور تمہارا عدمِ علم تم کو امن دے سکتا ہے تو تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ میرا کامل علم مجھے امن نہیں بخش سکتا۔ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ تم بتاؤ ان دونوں میں سے کس کو امن حاصل ہو گا؟ - اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اگر تم حماقت کی باتیں نہ کرو اور عقل و خرد سے کام لو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون مامون ہے اور کون غیر مامون۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس جگہ امن کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان گر بیان کئے ہیں۔ اول یہ کہ توحیدِ کامل کے قیام کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک توحید قائم نہ ہو گی اس وقت تک لڑائیاں جاری رہیں گی۔ شرک کا صرف اتنا ہی مفہوم نہیں کہ کوئی ایک کی بجائے تین خداؤں کا قائل ہو بلکہ جب باریک در باریک رنگ میں شرک شروع ہوتا ہے تو کئی قسم کا شرک نظر آنے لگ جاتا ہے۔

اس کے علاوہ جب مختلف مذاہب کی تعلیمیں مختلف ہیں، ان کے خیالات مختلف ہیں تو اِس حالت میں امن اُس وقت تک قائم ہی نہیں ہو سکتا جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خدا کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں اِس بات پر تو لڑائیاں ہو جاتی ہیں کہ ایک کہتا ہے میرا دادا فلاں عظمت کا مالک تھا اور دوسرا کہتا ہے میرا دادا ایسا تھا مگر کبھی تم نے بھائیوں کو اس بات پر لڑتے نہیں دیکھا ہو گا کہ ایک دوسرے کو کہے کہ میں شریف النسب ہوں اور تم نہیں۔

اسی طرح جب دنیا میں توحیدِ کامل ہو گی تبھی اِس قسم کی لڑائیاں بند ہوں گی۔ پس اخوت و مساوات کا جو سبق توحید سے حاصل ہوتا ہے اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے متعلق دشمن بھی یہ اقرار کرتا ہے کہ اخوت کا جو سبق آپ نے دیا اور کسی نے نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت کا سبق الگ کر کے نہیں دیا بلکہ آپ نے اصل میں توحید کا سبق دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں اخوت پیدا ہو گئی۔ مثلاً جب میں نماز میں یہ کہوں الحمد للہ رب العٰلمین سب تعریف اسی اللہ کی ہے جو عیسائیوں کا بھی رب ہے، ہندوؤں کا بھی رب ہے، یہودیوں کا بھی رب ہے، تو میرے دل میں ان قوموں کی نفرت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ میں رب العالمین کے لفظ کے نیچے تمام قوموں اور تمام نسلوں کو لے آتا ہوں۔۔۔

۔۔۔ اور جب کہ میں تمام اقوام تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں حسن تسلیم کروں گا تو یہ ممکن ہی نہیں کہ میں ان سے عداوت رکھ سکوں۔ پس الحمد للہ رب العٰلمین میں بتا دیا گیا ہے کہ اگر حقیقی توحید قائم ہو اور رب العالمین کی حمد سے انسان کی زبان تر ہو تو یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی قوم کا کینہ انسان کے دل میں رہے اور ایک طرف وہ ان کی بربادی کی خواہش رکھے اور دوسری طرف اُن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف بھی کرے۔

دوسرا نکتہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نازل فرمایا کہ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا یعنی دنیا میں امن کبھی برباد ہوتا ہے جب انسان فطرتی مذہب کو چھوڑ کر رسم و رواج کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ اگر انسان طبعی اور فطرتی باتوں پر قائم رہے تو کبھی لڑائیاں اور جھگڑے نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام دینِ فطرت ہے اور یہی حقیقت ہے کہ جو دین فطرت ہو گا وہی دنیا میں امن قائم کر سکے گا اور وہی مذہب امن پھیلا سکے گا جس کا ایک ٹکڑا انسان کے دماغ میں ہو۔" (تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے قیامِ امن کی خواہش دنیا کے ہر فرد اور ہر قوم کو ہے مگر اس کے قیام کے لئے جتنی کوششیں کی گئی ہیں وہ سب ناکام رہی ہیں یا ان سے عارضی اور وقتی فائدہ پہنچا ہے اسلئے یہ کوششیں ناکام رہی ہیں کہ ان کی بنیاد روحانیت پر نہ تھی اور یہ کاوشیں ایسے انسانوں نے کیں جو آسمانی ہدایت سے محروم تھے۔

موجودہ دَور میں تمام نظام ہائے حکومت کی بنیادیں خود غرضی پر ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اپنے قبیلہ اور اپنی قوم کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے خواہ اس فائدے میں دوسری قوم تباہ ہی ہو جائے۔

چونکہ قیامِ امن کی یہ کاوشیں باطن کی ہدایات سے محروم تھیں اسلئے اس روحانیت سے مبرا آسمانی ہدایت سے محروم ڈھانچہ پر پتھر پر پتھر رکھا جاتا رہا مگر کوئی معمولی سا محرک بھی پیدا ہو کر اس عمارت کو تہ و بالا کرتا رہا جس سے یہ عمارت دھڑام سے نیچے گرتی رہی۔ اگر قیامِ امن کے لئے وہ پائیدار و مستحکم بنیاد فراہم کی جائے جو اسلام کی پیشکردہ درخشاں تعلیم کی روشنی میں ہو تو تبھی ایک مضبوط اور پائیدار عمارت تعمیر ہو گی۔

اسلام اپنی تعلیم میں جہاں قیامِ امن کی بنیاد توحید و رسالت اور مساوات و اخوتِ انسانی پر رکھتا ہے وہاں وہ اپنے پیغام میں ساری دنیا کو مخاطب فرماتا ہے کہ رسالتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور یہودی ہو یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ماتحت ہے۔ ایسا دعویٰ نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں نہ ویدوں میں، وہ دعویٰ اس آیتِ مبارکہ میں ہے :-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝

(سبا آیت ۲۹)

اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوعِ انسان کی طرف (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقۂ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا) رسول بنا کر بھیجا ہے جو مومنوں کو خوشخبری دیتا اور کافروں کو ہوشیار کرتا ہے۔

گویا اسلام کا پیغامِ امن ساری دنیا کے لئے ہے اسلئے قیامِ امن کے لئے ساری نوعِ انسانی مخاطب ہے۔ جہاں جہاں یہ پیغام پہنچے گا وہ اقوام اور افراد اس کے مخاطب ہوں گے اسلئے اسلام کا پیغامِ امن عالمگیر ہے۔

قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی ایک صفت اَلسَّلَامُ بیان فرمائی ہے یعنی تمام دنیا کو امن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے والا اور تمام سلامتیوں کا سرچشمہ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں جن کے ذریعہ دنیا کو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام السلام بھی ہے یعنی امن دینے والا اور سب سلامتیوں کا سرچشمہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ۔ (حشر آیت ۲۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں کو توجہ دلا اُس خدا کی طرف جو بادشاہ ہے، پاک ہے اور السلام یعنی دنیا کو امن دینے والا اور تمام سلامتیوں کا سرچشمہ ہے۔ یعنی جس طرح ماں باپ کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے بچے لڑیں جھگڑیں یا فساد کریں بلکہ وہ امن شکن کو سزا دیتے اور امن قائم رکھنے والے بچے سے پیار کرتے ہیں اسی طرح تمہارے اُوپر بھی ایک خدا ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے مفاد مختلف ہیں، تمہارے ارادے مختلف ہیں، تمہاری ضرورتیں مختلف ہیں، تمہاری خواہشیں مختلف ہیں اور تم بعض دفعہ جذبات میں بے قابو ہو کر امن شکن حالات پر تیار ہو جاتے ہو مگر یاد رکھو کہ خدا ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ سلام ہے جب تک کوئی سلامتی اختیار نہ کرے اُس وقت تک وہ اس کا محبوب نہیں ہو سکتا۔ غرض حقیقی امن اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ایک بالا ہستی تسلیم نہ کی جائے اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ۔"

(تفسیر کبیر تفسیر سورۃ الشعراء صـ ۲۴۱-۲۴۲)

اسی آیت کی مزید تشریح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے امن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بالا ہستی ہمیں کوئی ایسا ذریعہ بھی بتائے جو امن قائم کرنے والا ہو۔ سو اس غرض کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا اس نے کوئی ایسا ذریعہ بھی بتایا ہے یا نہیں تو سورۃ بقرہ میں اس کا جواب نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط

(بقرہ آیت ۱۲۶)

یعنی یہ جو آسمان پر سلام خدا کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم ایک مرکز قائم کرتے جو دنیا کو امن دینے والا ہوتا سو ہم نے بیت اللہ کو مدرسہ بنایا۔ یہاں چاروں طرف سے لوگ جمع ہوں گے اور امن کا سبق سیکھیں گے۔ پس ہمارے خدا نے صرف خواہش ہی نہیں کی، صرف یہ نہیں کہا کہ تم امن قائم کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا بلکہ اس دنیا میں اس نے امن کا ایک مرکز بھی قائم کر دیا اور وہ خانہ کعبہ ہے۔ فرماتا ہے یہاں لوگ آئیں گے اور اس مدرسہ سے لوگ امن کا سبق سیکھیں گے۔ پھر یہ کہ اس مدرسہ کی تعلیم کیا ہو گی اس کے لئے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے خبر پا کر اعلان فرما دیا کہ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ (مائدہ آیت ۱۶-۱۷)

خدا کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور اس کے ساتھ ایک کتاب مبین ہے ایسی کتاب جو ہر قسم کے مسائل کو بیان کرنے والی ہے پس خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے امن کا مدرسہ بھی قائم کر دیا، امن کا کورس بھی مقرر کر دیا اور مدرّسِ امن بھی بھیج دیا۔ مدرّسِ امن محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور امن کا کورس وہ کتاب ہے جو یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ کی مصداق ہے۔ جو شخص خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ اس کتاب کو پڑھے۔ اس میں جس قدر سبق ہیں وہ سُبُلَ السَّلَامِ یعنی سلامتی کے راستے ہیں اور کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں جس پر عمل کر کے انسانی امن برباد ہو سکے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صـ ۲۴۳)

اسلام نے سب سے پہلے عقیدہ توحید اور عالمگیر تعلیم دے کر اور مساوات انسانی اور آزادی ضمیر کے حق کو پیش فرما کر اس پیامِ امن کی مضبوط بنیادیں بیان فرما دی ہیں اور انسانی باہمی تعلقات اور اقوام کے باہمی تعلقات کی بھی وضاحت فرمائی ہے جو کہ زیرِ آیت اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ بیان ہو چکا ہے عدل کے معنے ہیں کسی تیسرے فریق پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے حقوق جتا کر اس کے فیصلے کو ماننے پر تیار ہو جانا خواہ وہ فیصلہ ہماری دانست میں درست نہ ہو۔ عدل یہ نہیں کہ صرف اس فیصلے کو فیصلہ سمجھنا جو ہمارے حق میں ہو۔

پھر قرآن مجید نے سورۃ حجرات میں اجتماعی تحفظ کا قانون بیان فرما دیا ہے یعنی حفاظتِ اجتماعی کا قانون جو یہ ہے کہ جب دو قوموں میں جھگڑا ہو تو باقی قومیں ان کی صلح کروا دیں اور صلح کے بعد اگر ایک فریق اجتماعی فیصلے کو رد کر دے تو پھر ساری قومیں مل کر اس کا مقابلہ کریں اور پھر جب مقابلے سے باغی قوم دب جائے اور ہتھیار ڈال دے تو اس سے عدل کا سلوک کر کے امن قائم کریں۔

پھر یہ فرمایا کہ انتہائی مخالف اور متضاد عقائد و نظریات رکھنے والے گروہ اور اقوام بھی آپس میں کسی بات پر اشتراک کر سکتی ہیں کیسی شاندار اور اعلیٰ تعلیم پیش فرمائی ہے۔ فرمایا ہے:۔

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (القرآن الکریم)

یہ مختصر سا ڈھانچہ ہے اس پیغامِ امن کا جو قرآن مجید میں بیان ہوا ہے جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے جب بھی زمین میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے اور نوعِ انسان ہدایت و سعادت کا راستہ ترک کر دیتی ہے تو اسبابِ نقضِ امن نظامِ عالم کو درہم برہم کر دیتے ہیں یعنی دوسرے لفظوں میں خدائی حکومت دنیا سے اُٹھ جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی یہ سُنّتِ مستمرہ ہے کہ وہ اصلاحِ عالم کے لئے آسمان سے ہی سامان پیدا کرتا ہے تا دوبارہ نوعِ انسان کو توحید کی طرف کھینچ اور انہیں ایک مرکز پر جمع کرے۔

اس آخری زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سُنّت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے کہ وہ نوعِ انسان کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے جمع کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی امنِ عالم کے اسلامی پیامبر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی زبانِ مبارک سے کہلوایا ع

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ تمام دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اسی اور صرف اسی ذریعہ سے دنیا میں امن قائم ہو گا جس کی بنیادیں مضبوط اور پائیدار ہوں گی جیسا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس میں بتایا گیا ہے۔ اسی عظیم مقصد اور فرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے تا نوعِ انسان کو دینِ واحد پر جمع کیا جائے اور انہیں توحیدِ الٰہی کی طرف کھینچا جائے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم حفیظ الرحمن صاحب سنوری کا لندن میں اپریشن کامیاب ہو گیا ہے ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ نیز عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کو تا حال ٹانگ میں درد اور بے چینی کی تکلیف بدستور ہے۔ ہر دو کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمن سنوری (بیت الحمد) ربوہ)

۲۔ میرے داماد عزیز عبد الحلیم ظفر جو آجکل جرمنی میں مقیم ہیں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہاں وہ زیادہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرا بچہ جو جل گیا تھا تا حال بیمار ہے۔ زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ احبابِ جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

محمود احمد سعید فاضل
دار الصدر جنوبی ــــ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۲۱

میں زبیدہ بیگم زوجہ رائے ظہور احمد ناصر صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۴۰۰ روپے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔

جد (۱) زیور طلائی ۴ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۲۵۰ روپے (۲) سلائی مشین زینت -/۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زبیدہ بیگم زوجہ رائے ظہور احمد صاحب ناصر ۱۰/۶ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد ظہور احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۷۴۱۲۔ گواہ شد حکیم علی احمد معلم اصلاح و ارشاد وصیت نمبر ۸۴۳۵

مسل نمبر ۲۳۱۲۲

میں محمود احمد کھوکھر ولد محمد یوسف کھوکھر صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۶۳۰ R کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان سکنی جو ۱۲۰ مربع گز پر دو منزلہ تعمیر ہے مالیتی -/۰۰۰,۱۲ روپے (۲) نقد رقم جمع بنک -/۰۰۰,۲۲ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: محمود احمد کھوکھر ولد محمد یوسف صاحب کھوکھر ۱۸/۶۳۰ R فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد: رشید احمد ولد تاج الدین صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸ ۹/۴۸۹/۱۹۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب سیکرٹری وصایا کراچی نمبر ۳۱۔

مسل نمبر ۲۳۱۲۳

میں عذرا محمود کھوکھر زوجہ محمود احمد صاحب کھوکھر قوم راجپوت کھوکھر منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) گھڑی کلائی مالیتی -/۴۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۱۴ تولہ مالیتی -/۲۳۰۰ روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عذرا محمود کھوکھر زوجہ محمود احمد صاحب کھوکھر ۱۸/۶۳۰ R فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد: محمود احمد کھوکھر ولد محمد یوسف صاحب کھوکھر (خاوند موصیہ) گواہ شد: صغیر احمد چیمہ ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب سیکرٹری وصایا کراچی نمبر ۳۱

مسل نمبر ۲۳۱۲۴

میں طاہرہ وحید کھوکھر زوجہ وحید الدین عبید اللہ صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۲ تولہ ۵ ماشے ۵ رتی مالیتی -/۵۶۲۵ روپے (۲) کلائی گھڑی -/۶۰۰ روپے (۳) ناک کی تونگ -/۴۰ روپے (۴) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: طاہرہ وحید کھوکھر زوجہ وحید الدین صاحب عبید اللہ ۱۸/۶۳۰ R فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد: محمود احمد کھوکھر ولد محمد یوسف صاحب والد موصیہ ۱۸/۶۳۰ R فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۱۲۵

میں سید ناشر مجتبیٰ ولد سید غلام مجتبیٰ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد جو اس وقت -/۲۰۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید ناشر مجتبیٰ ڈی ۹۲ بلاک ۷ گلشن اقبال کراچی نمبر ۱۲ گواہ شد: عبد المجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد: عبد الحمید وصیت نمبر ۲۲۵۴۴ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۱۲۶

میں تنویر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت -/۴۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: تنویر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب مکان ۱۲۵/۵۹ کورنگی کراچی نمبر ۳۱۔ گواہ شد: مرزا حمید احمد ولد مرزا افضل الٰہی صاحب کراچی۔ گواہ شد: مرزا فضل الرحمان وصیت نمبر ۱۱۴۰۵ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۱۲۷

میں شفیق احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ معلمی عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے: (۱) ایک عدد پلاٹ بلاک ۹ کراچی مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت معلمی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شفیق احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب ۱/۸/۹۹ نارتھ ناظم آباد کراچی۔ گواہ شد: قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد: ناصر محمود ولد شیخ منور دین صاحب پاپوش نگر کراچی

مسل نمبر ۲۳۱۲۸

میں مبارکہ بیگم بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاول پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی اندازاً -/۵۵۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰ + -/۷۲۰ کل -/۸۴۰ روپے سالانہ آمد بصورت جیب خرچ از والدین و وظیفہ تعلیم ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ بیگم بنت چوہدری غلام احمد صاحب ۳۰۰ سی کیپیٹل کالونی بہاول پور۔ گواہ شد: ملک منصور احمد عمر (شاہد) مربی سلسلہ احمدیہ بہاول پور۔ گواہ شد چوہدری غلام احمد وصیت نمبر ۱۹۹۸۲ بہاولپور

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیے!

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ میں وصیّت کا بابرکت نظام
اور
سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا حکم

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ "الوصیّت" میں احبابِ جماعت کو وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدّنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اسکے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبّت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش مَیں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو مَیں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ مَیں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبّت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دُنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔

والسّلام علیٰ من اتبع الھدٰی

الراقم خاکسار

مرزا غلام احمد۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود"

۶ جنوری ۱۹۰۶ئہ

(مرسلہ صدر مجلس کارپرداز)

الفرقان ماہ مئی ایک خاص پرچہ ہے

ماہ مئی کا ماہنامہ الفرقان جملہ خریداروں کو بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے جن دوستوں کا چندہ ختم تھا اور ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی ان کے نام رسالہ بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

بہتّر صفحات کے اِس رسالہ میں حسبِ معمول مقدس مقالات، حاصلِ مطالعہ، شذرات، البیان، اداریہ کے علاوہ پیشگوئی مصلح موعود کے حصّہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" پر ایک نئے انداز میں بحث شائع ہوئی ہے۔ اگر یہ رسالہ ہمارے غیر مبائع بھائیوں کے مطالعہ میں بھی آئے تو انشاء اللہ ان کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔ اسی بناء پر فریقِ لاہور کے ایسے بیس اصحاب کے نام یہ پرچہ دفتر کی طرف سے بطور ہدیہ بھیجا جائے گا جو مطالعہ کے لئے طلب فرمائیں گے۔

اگر کسی خریدار دوست کو پرچہ ۲۵ مئی تک نہ ملے تو وہ دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں ایک نسخہ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ اور سالانہ چندہ -/۱۵ روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

گمشدہ عینک

نظر کی ایک عینک کوٹھی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب متصل کوٹھی محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سے لیکر دفاتر تحریکِ جدید کے پہلے گیٹ تک گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مہربانی فرما کر خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرماویں۔

(خاکسار مرزا عبدالرشید وکالتِ دیوان تحریکِ جدید)

تحریکِ چندہ برائے مہمان خانہ مستورات

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گذشتہ سال یہ تحریک بہنوں کے سامنے رکھی گئی تھی کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین کے قیام کے لئے جگہ ناکافی ہوتی ہے اس لئے ایک مہمان خانہ بنایا جائے جس کے لئے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی تحریک کی گئی تھی۔ اِس مہمان خانہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور انشاء اللہ جلسہ سالانہ سے قبل مکمل ہو جائے گا۔ صرف جلسہ سالانہ ہی نہیں بلکہ فضلِ عمر کلاس کی طالبات اور سالانہ اجتماع پر آنے والی بہنوں کے قیام کا انتظام بھی اسی میں کیا جایا کرے گا، انشاء اللہ۔ اس وقت تک دو لاکھ تیرہ ہزار ایک سو چھیتّر روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ابھی ستّر اسّی ہزار مزید خرچ ہونے ہیں اِس لئے بہنوں کو انفرادی طور پر اور لجنات کو بھی اِس چندہ کی وصولی کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کی رہائش کا بہتر انتظام ہو جائے۔ کوشش کی جائے گی کہ تمام چندہ دہندگان کے نام قسط وار شائع ہو جائیں۔ اگر الفضل میں شائع نہ ہو سکے تو تاریخ لجنہ جلد چہارم میں محفوظ کئے جائیں گے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصّہ نہیں لیا وہ جلد اپنا چندہ بھجوا دیں۔ لجنات کوشش کریں کہ کوئی بہن اِس چندہ میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے ورنہ اندیشہ ہے کہ آمد کی کمی کی وجہ سے کام نہ بند کرنا پڑے۔

اِعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۷۷ء کو میرے بیٹے عزیزم نعیم اللہ طاہر کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان اُسی روز عزیزہ نعیمہ ناز بنت مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب آف قاسم پورہ گجرات کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ گجرات نے مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب کی رہائش گاہ پر کیا۔ ۱۷ مئی کو خاکسار نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ پر عزیز کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ بعد طعام مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے دعا کرائی۔ دولہا محترم میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی مرحوم (جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے) کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد عبداللہ واقفِ زندگی۔ کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم صاحبزادہ محمد طیّب صاحب لطیف (ابن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر کچھ عرصہ قبل فالج کا حملہ ہُوا تھا۔ دوبارہ سرائے نورنگ ضلع بنوں میں ۲۷ اپریل کو فالج کا حملہ ہُوا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(صاحبزادہ احمد لطیف۔ سرائے نورنگ ضلع بنوں)

اِنعامی مقابلہ مضمون نویسی

ایسی تمام ناصرات الاحمدیہ جو امسال مضمون نویسی کے مرکزی مقابلہ بعنوان "حضرت مصلح موعود رض کا بچّوں سے حُسنِ سلوک" میں حصّہ لے رہی ہیں جلد از جلد اپنے نام و پتہ جات دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی معرفت دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں تاکہ ناصرات کو دفتر سے براہِ راست توجہ دلائی جاسکے اور مضمون نویسی میں انکی راہنمائی بھی کی جائے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴